49

REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

۱۴ محرم الحرام ۱۳۷۱ھ

فی پرچہ ۱ ار

جلد ۳۹/۵ | ۱۷ اخاء ۱۳۳۰ ہش - ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۱ء | نمبر ۲۳۹

وزیر اعظم پاکستان خان لیاقت علی خان شہید کر دیئے گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

راولپنڈی ۱۶ اکتوبر۔ یہ خبر نہایت رنج والم اور قلق سے سنی جائیگی کہ آج سہ پہر کو ہمارے محبوب قائد ملت وزیر اعظم پاکستان جناب لیاقت علی خان گولی مار کر شہید کر دیئے گئے۔ قاتل کو جس کا نام سید اکبر تھا اور جو ضلع ہزارہ کا رہنے والا تھا۔ ہجوم نے جائے واردات ہی پر ہلاک کر دیا گیا۔

وزیر اعظم پاکستان آج سہ پہر کو راولپنڈی شہر اور چھاؤنی کی مسلم لیگوں کے زیر اہتمام منعقدہ ایک جلسے کو خطاب کرنے والے تھے۔ اور ۱۵، ۲۰ ہزار کے لگ بھگ لوگ آپ کے ارشادات سننے کے لئے آئے ہوئے تھے جونہی آپ ۴ بجکر ۵ منٹ پر ڈائس پر تشریف لائے جلسہ گاہ پاکستان زندہ باد۔ قائد اعظم زندہ باد اور لیاقت علی زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ اسکے بعد آپ کرسی پر تشریف فرما ہوئے شہری مسلم لیگ کے صدر نے اعلان کیا کہ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوگی۔ تلاوت ہوئی اور اس کے بعد آپ کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ جس کے بعد اس سپاسنامے کا جواب دینے کے لئے آپ مائیک کے قریب تشریف لائے۔ اور ابھی آپ نے "برادران اسلام" کے دو لفظ ہی ادا فرمائے تھے کہ یکے بعد دیگرے دو گولیاں آپ کے جسم پر لگیں اور آپ ڈائس پر گر پڑے۔ گرتے ہی آپ کے پولیٹکل سیکرٹری نواب صدیق علی خان اور دوسرے مسلم لیگی اکابر جو پیچھے بیٹھے ہوئے تھے آپ کو اٹھانے کے لئے لپکے آپکو فوراً ہسپتال پہونچا دیا گیا۔ جہاں آپ کے جسم میں خون بھی داخل کیا گیا۔ لیکن وزیر اعظم زخموں کی تاب نہ لا سکے۔ اور جاں بحق ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

قاتل کو جائے واردات پر پکڑ لیا گیا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔ وہ ہجوم کے ہاتھوں جائے واردات ہی پر مار دیا گیا۔ جناب لیاقت علی خان یہاں ۵ دن کے دورے پر تشریف لائے ہوئے تھے۔

کراچی ۱۶ اکتوبر۔ آپ کی وفات حسرت آیات کی خبر جونہی کراچی پہونچی کابینہ کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا۔ جس کے بعد ایک سرکاری اعلان میں آپ کے انتقال پر انتہائی رنج وملال کا اظہار کیا گیا۔ اعلان میں بتایا گیا۔ کہ ۴۰ دن تک آپ کی وفات کا سرکاری طور پر سوگ منایا جائے گا۔ آئندہ تین دن تک پاکستان کے پرچم سرنگوں رہیں گے۔ بدھ اور جمعرات کو تمام سرکاری دفاتر بند رہیں گے۔ کل تیسرے پہر کراچی میں آپ کی نعش کو سپرد خاک کیا جائے گا اور اس وقت ۳۱ توپوں کی سلامی دی جائے گی۔ اور تمام بڑے بڑے شہروں میں غائبانہ نماز جنازہ پڑھی جائیگی۔

راولپنڈی ۱۶ اکتوبر۔ آج گورنر جنرل پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین کو نتھیا گلی میں آپ کے انتقال پر ملال کی خبر ٹیلیفون کے ذریعہ دی گئی۔ گورنر جنرل آج رات پنڈی پہونچ گئے۔

لاہور ۱۶ اکتوبر۔ گورنر پنجاب سردار عبدالرب نشتر اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد ممتاز خان دولتانہ بھی لاہور سے راولپنڈی کے لئے روانہ ہو گئے۔

حالاتِ زندگی

آپ یکم اکتوبر ۱۸۹۵ء کو کرنال میں پیدا ہوئے۔ آپ رکن الدولہ شمشیر جنگ نواب رستم علی خان کے دوسرے صاحبزادے تھے۔ ابتدائی تعلیم کرنال میں حاصل کی۔ ۱۹۱۰ء میں آپ حصول تعلیم کی غرض سے علیگڑھ چلے گئے۔ ۱۹۱۹ء میں آپ نے الہ آباد یونیورسٹی سے بی۔ اے پاس کیا۔ بعد میں آکسفورڈ سے ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ اور ۱۹۲۲ء میں بیرسٹری کے امتحان میں کامیاب ہوئے۔ اس کے ایک سال بعد آپ نے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی۔ ۱۹۳۶ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے اور تقسیم برصغیر تک اس عہدے پر فائز رہے۔ ۱۹۲۶ء میں آپ کو یو۔ پی لیجسلیٹو اسمبلی کا رکن منتخب کیا گیا۔ ۱۹۳۱ء میں آپ اس اسمبلی کے نائب صدر منتخب ہوئے اور ۱۹۳۶ء تک اس عہدے کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

۱۹۴۰ء میں آپ ہندوستان کی مرکزی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ مارچ ۱۹۴۳ء میں مسلم لیگ پارٹی نے آپ کو اپنا نائب لیڈر چنا۔ بعد میں مسلم لیگ مرکزی پارلیمنٹری بورڈ کے صدر کی حیثیت سے جو کام کیا اس کی بدولت ۱۹۴۵ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کو عام انتخابات میں شاندار کامیابی حاصل ہوئی۔ ۴۶-۱۹۴۵ء میں آپ نے شملہ کانفرنس میں شرکت کی۔ ۱۹۴۶ء میں آپ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر مقرر کئے گئے۔ اور پھر مسلم لیگ کی طرف سے عبوری حکومت میں مسلم لیگی بلاک کے لیڈر کی حیثیت سے لئے گئے۔ آپ پہلے ہندوستانی وزیر خزانہ تھے۔ جنہوں نے ۴۸-۱۹۴۷ء کا بجٹ پیش کی۔ ۱۹۴۶ء میں آپ قائد اعظم کے ساتھ لنڈن تشریف لے گئے۔ جہاں تقسیم برصغیر کا فیصلہ کیا گیا۔

تقسیم کے بعد آپ پاکستان کے پہلے وزیر اعظم مقرر ہوئے۔ نیز دفاع ریاستوں اور سرحدی علاقوں کے محکموں کا چارج بھی آپ کو سونپا گیا۔ تقسیم کے بعد پہلے آپ پاکستان مسلم لیگ کے کنوینر مقرر ہوئے۔ اور گزشتہ سال اکتوبر میں آپ اس کے صدر منتخب کئے گئے۔

سیاسی انتظامی صلاحیتیں

جناب لیاقت علی خان ایک بہت بڑے سیاستدان اور غیر معمولی تعمیری صلاحیتوں کے مالک تھے۔ آپ نے قائد اعظم مرحوم کی قائم کردہ بنیادوں پر بتدریج۔ متواتر۔ اور یقین محکم کے ساتھ پاکستان کی تعمیر کا عظیم الشان کام جاری رکھا۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ میں)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز میں طبع کرا کر ۱۸ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

آپ قائد اعظم کے دست راست تھے۔ اور آپ سے زیادہ قائد اعظم کے مزاج سے کوئی بھی آگاہ نہ تھا۔ قائد اعظم نے جس پالیسی کو تشکیل دی۔ آپ نے اسے عملی جامہ پہنایا۔ گویا قائد اعظم نے منصوبہ بندی کی۔ اور آپ نے اس کو عملی شکل دی۔ جب قائد اعظم کا انتقال ہوا۔ تو آپ خدمت قوم و ملت کے لئے فوراً آگے آگئے۔ اور اپنی غیر معمولی قابلیت۔ چٹان کی طرح مضبوط ارادے۔ سمہ ردانہ اور شاندار حکمت عملی کے ساتھ حکومت کی باگ ڈور سنبھال لی۔ جناب لیاقت علی خاں عظیم تنظیمی قابلیت کے مالک تھے۔ مشکلات پر قابو پانے اور الجھی ہوئی گتھیوں کو سلجھانے کا آپ کو خاص ملکہ حاصل تھا۔ آپ صحیح معنوں میں عوامی لیڈر تھے۔ اور ملک بھر میں بے حد مقبول تھے۔ آپ کی اسی ہر دلعزیزی کی بدولت مسلم لیگ پنجاب میں عام انتخابات سے پہلے اپنے وقار کو بحال رکھنے میں کامیاب ہو سکی۔ قوم کو آپ پر ناقابل تزلزل اعتماد تھا۔ قوم آپ کی نگرانی اور رہنمائی میں ہر قسم کے جارحانہ حملوں سے محفوظ رہی۔ آپ امن کے قیام کے انتہائی حامی تھے۔ اس کے قیام کے لئے آپ خود دہلی گئے۔ اور وہ سمجھوتہ کیا۔ جو لیاقت سمجھوتے کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کی اسی رہنمائی کی بدولت مہاجرین کا مسئلہ خاطر خواہ طریق سے حل ہوا۔ آپ نے آبادکاری کے سلسلے میں روپے کو کوئی اہمیت نہ دی اور اور آبادکاری کی سکیموں کو بڑی تیزی کے ساتھ عملی جامہ پہنایا۔ دفاع کے بعد آپ نے مہاجرین کے مسئلہ کو سب سے زیادہ اہمیت دی۔ اور جہاں تک دفاع کا تعلق ہے۔ آپ نے پاکستان کو سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنا کر چھوڑا۔ آپ کے دل میں عوام کی خدمت کا غیر معمولی جذبہ تھا۔ مہاجرین کی آمد آمد کے پہلے چھ ماہ میں آپ ہمیشہ ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے ادھر آتے جاتے رہے۔ آپ کیمپوں میں خود جاتے۔ مہاجرین کے حالات کا بچشم خود معائنہ کرتے۔ اور مناسب ہدایات دیتے۔ آپ کے عظیم المرتبت سیاسی مقام کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے۔ کہ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچی سن نے آپ کو دنیا کے عظیم الشان رہنماؤں میں سے قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ جو کام انہوں نے کیا ہے۔ اگر میں اس کا معمولی سا حصہ بھی انجام دے لوں۔ تو سمجھوں گا کہ میں نے بڑی کامیابی حاصل کی۔ امریکہ کے ایک موقر جریدہ نے آپ کے متعلق ایک بار لکھا۔ کہ آپ ایک ایسے سیاستدان کی حیثیت رکھتے ہیں جو قوموں کی تقدیر بدل سکتا ہے۔ پھر امریکہ کے بعض اور اخباروں نے آپ کو ایشیا میں امن کا پیغامبر قرار دیتے ہوئے لکھا۔ کہ آپ جمہوریت کے نمائندے کی حیثیت سے امریکہ آئے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ آج ساری قوم اس شخص کا سوگ منا رہی ہے۔ جس نے پاکستان کو موجودہ مرتبہ پر پہنچایا

ع

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

لاہور ۱۶ اکتوبر۔ ریڈیو پاکستان لاہور نے شام کو سات بج کر چند منٹوں پر وزیر اعظم پاکستان کی وفات حسرت آیات کی خبر نشر کرتے ہوئے اپنے تمام پروگرام منسوخ کرنے کا اعلان نشر کیا۔ اس کے فوراً بعد تلاوت کلام پاک شروع ہوئی۔ جس کے درمیان میں تھوڑے تھوڑے وقفوں کے بعد یہ نشر کیا جاتا رہا۔ "قائد اعظم کی وفات کے بعد پاکستان کے لئے یہ دوسری بڑی آزمائش ہے۔ لیکن ملت اس آزمائش پر بھی پوری اترے گی انشاء اللہ العزیز۔ —— لیاقت علی خاں زندہ باد —— پاکستان پائندہ باد"۔

علاقہ تھل کی مجوزہ نصف سڑکیں مکمل ہو گئیں

لاہور ۱۶ اکتوبر۔ ریڈیو پاکستان کی ایک اطلاع کے مطابق تھل کے علاقہ میں جتنی پختہ سڑکیں بنانی مقصود ہیں ان کی نصف تعداد مکمل ہو چکی ہے۔ کل سڑکیں ۶۶۰ میل لمبی پختہ بنائی جائیں گی۔ اس کے علاوہ سڑکوں کا جال بچھا کر علاقہ تھل کو براہ راست لاہور اور کراچی جانے والی سڑکوں سے ملا دیا جائے گا۔ ان پر کل خرچ $3\frac{1}{2}$ کروڑ روپے کیا جائے گا۔ اور دیہی سڑکوں کے لئے ۶۰ لاکھ روپے خرچ ہوگا۔ جس رفتار سے ٹریکٹروں سے کام لینے کی سکیم ہے۔ اس کے مطابق ۲ سال سے کم عرصے میں ۲۵۰ میل لمبی سڑکیں بنائی جائیں گی۔

مسئلہ کشمیر پر بحث ملتوی

لیک سیکس ۱۶ اکتوبر خبر ملی ہے کہ پرسوں سلامتی کونسل میں کشمیر کے متعلق ڈاکٹر گراہم رپورٹ پیش ہو گی۔ رپورٹ کی نقول پاکستان و ہندوستان کے نمائندوں کو دے دی گئی ہیں۔ ڈاکٹر گراہم نے اپنی رپورٹ اقوام متحدہ کو کل بھیجی ہے۔ بحث کے لئے جمعرات کا دن مقرر ہے لیکن توقع ہے کہ اس دن کونسل کے ارکان بحث کے التوا کی درخواست کریں گے تاکہ انہیں رپورٹ کے مطالعہ کے لئے کافی وقت مل سکے۔ چنانچہ اصل بحث اگلے مہینے پیرس میں منعقد ہونے والے اجلاس میں ہوگی۔

لاہور۔ ۱۶ اکتوبر کل رات کے بارہ بجے سے لاہور میں ٹیلیفون سے متعلقہ نیا سسٹم شروع ہو گیا جس کی رو سے ہر کال -/۲/- کے حساب سے کی جا سکے گی۔ یاد رہے پنجاب کے تمام بڑے بڑے صنعتی تجارتی اور صحافتی ادارے اس سسٹم کے خلاف احتجاج کر چکے ہیں۔

احباب نے گذشتہ نو ماہ تک اپنی نادہندگی کی وجہ سے خدا تعالے کو ناراض کیا

اپنے وعدوں کو جلد تر ادا کر کے اسے خوش کرنیکی کوشش کریں!

عہدہ داران کی خاص توجہ کیلئے

فرمایا:-

(۱) "دھوئیں سے تو رونا آتا ہے کیا تمہاری تقریر سے سامعین کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے اور دھار سے پانی گرتا ہے کیا سامعین عرق ندامت سے بھیگ گئے تھے؟

(۲) اگر ایسا ہوتا اور سامعین کو کہہ دیا جاتا کہ اب خواہ کوئی چیز بیچو لیکن وعدہ کو ضرور پورا کرو اور پھر ایک حد تک وعدے ادا ہو جاتے تو ہم سمجھتے کہ تقریر دھواں دھار تھی۔

(۳) لیکن ان تقریروں کے نتیجہ میں نہ تو کسی کی آنکھوں میں آنسو آئے اور نہ کسی کو ندامت کی وجہ سے پسینہ آیا۔ جیسے لوگ ہنستے ہوئے آئے تھے ویسے ہی ہنستے ہوئے چلے گئے

(۴) نہ کسی نے جیب سے پیسہ نکالا اور نہ اپنے اندر تبدیلی کا وعدہ کیا۔ پھر دھواں دھار کیا ہوا۔ مفت میں تعریف حاصل کرنا کوئی چیز نہیں۔

(۵) قرآن کریم میں اللہ تعالے فرماتا ہے لِمَ تقولون ما لا تفعلون تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔

(۶) میں سمجھتا ہوں بہت سی ذمہ داری کارکنوں پر ہے کہ انہوں نے جماعت کے افراد کو صحیح راستہ پر لانے کی کوشش نہیں کی۔

(۷) جلسہ کی غرض یہ تھی کہ لوگوں کو ان کی غلطی کا احساس کرا دیتے اور انہیں نادم کرتے اور اس کے بعد وعدے وصول کرتے اگر دس پندرہ فیصدی بھی وعدے وصول ہو جاتے تو مجھے خوشی ہوتی۔

(۸) انہوں نے نو ماہ تک خدا تعالے کو ناراض کیا ہے (اب دس ماہ ہو چکے گیارھواں مہینہ جا رہا ہے) اگر وہ اسے جلدی خوش نہیں کرتے تو وعدہ کا فائدہ ہی کیا تھا"

آپ حضور ایدہ اللہ تعالے کے ارشاد کو بغور پڑھیں اور پھر اپنے وعدے کا جائزہ لیں کہ کس قدر آپ ادا کر چکے اور کیا ابھی قابل ادا ہے؟ اب تو گیارھواں مہینہ جا رہا ہے۔ آپ اپنے وعدے کے پورا کرنے کے لئے قرض لیں۔ یا کوئی چیز بیچیں مگر وعدہ کو اسی ماہ میں یعنی ۳۱ اکتوبر تک سو فی صدی پورا کریں۔

دفتر وکیل المال تحریک جدید ہر ایک جماعت کو اور ان کے اکثر افراد کو ان کے وعدہ اور وصولی کی اطلاع دے چکا ہے۔ اگر کسی دوست کو ایسی اطلاع تبدیلی پتہ کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے نہ ملی ہو اور وہ اپنا وعدہ یاد نہ ہو تو وکیل المال تحریک جدید سے دریافت کریں دفتر بواپسی جواب دیگا۔ انشاء اللہ تعالے۔ مگر ہر ایک جماعت ان ایام میں پوری کوشش اور جدوجہد کرے کہ ۳۱ اکتوبر تک سو فیصدی پورا ہو جائے۔ عہدہ داران مخلصین اور ذی اثر احباب کو پوری توجہ کر کے اپنی جماعت کے وعدے پورے کرنے ضروری ہیں۔ اللہ تعالے توفیق بخشے آمین

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

ولادت مولوی سلطان علی صاحب امیر جماعت احمدیہ گھسیٹ پورہ چک ۷۹ ضلع لائلپور (سابق ممبر جماعت احمدیہ پھیروچچی) کے ہاں ۲۵ ستمبر ۱۹۵۱ء کو لڑکا پیدا ہوا۔ نومولود کا نام عبد الحکیم رکھا گیا ہے۔ احباب درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد تسلیم [illegible]

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۱ء

اسلامی ممالک اور برطانیہ

اسلامی ممالک کو آج برطانیہ پر کوئی اعتماد نہیں رہا۔ سوا شاید افغانستانی حکومت کے۔ دنیا کی کوئی اسلامی حکومت ایسی نہیں ہے۔ جو برطانیہ سے بدظن نہیں۔ مسٹر چرچل نے جو مشہور کنزرویٹو لیڈر ہیں۔ اس کی تمام ذمہ داری لیبر حکومت پر ڈالی ہے۔ اور صاف لفظوں میں کہا ہے۔ کہ ایران میں جو کچھ تیل کے متعلق ہوا ہے۔ اور اب مصر نے جو ۱۹۳۶ء کے معاہدے کو منسوخ قرار دے دیا ہے۔ یہ سب لیبر حکومت کی غلط پالیسی کا نتیجہ ہے۔ مسٹر چرچل کا تو شاید یہ مطلب ہے۔ کہ لیبر حکومت نے ان ممالک میں اپنے حقوق کی پاسداری کے لئے وہ قوت نہیں دکھائی جو چاہیئے تھی۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ گو مسٹر چرچل کی یہ بات صحیح نہ ہو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ برطانیہ کی لیبر حکومت نے اسلامی ممالک میں جو اپنے لئے بے اعتمادی کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا ہے۔ یقیناً اس کی تمام ذمہ داری لیبر حکومت کی ان ممالک کے متعلق نہایت غلط پالیسی پر ہی عائد ہوتی ہے۔

اول انڈونیشیا کی ہالینڈ سے کشمکش آزادی میں برطانیہ نے جو پارٹ ادا کیا۔ وہ قطعاً قابل ستائش نہیں۔ پھر فلسطین میں عربوں کو جو دھوکا دیا گیا۔ اور عین اسلامی دنیا کے مرکز میں یہودیوں کی سٹیٹ قائم کر دینا برطانیہ ہی کا کام ہے۔ پھر برعظیم ہند کی تقسیم میں پاکستان کو جو نقصان پہنچایا گیا۔ اسکی ذمہ واری تو صریح طور پر برطانیہ پر ہی عائد ہوتی ہے۔ اور باوجودیکہ مسئلہ کشمیر کے حل کرنے کی صورت میں برطانیہ کو ایک زریں موقع حاصل تھا۔ کہ وہ اپنی غلطیوں کی تلافی مافات کر سکے۔ مگر یہاں بھی وہ منافقت ہی سے کام لے رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ اسلامی ممالک برطانیہ کے ہاتھ سے اتنے چرکے کھا کر اس پر اب اعتماد قائم نہیں رکھ سکتے۔

ہم ابھی نہیں کہہ سکتے۔ کہ اسلامی ممالک کی اس بڑھتی ہوئی بد اعتمادی کا برطانیہ کے مستقبل پر کیا اثر پڑیگا۔ اور جو تیسری جنگ دنیا کے سر پر منڈلا رہی ہے اس کے شروع ہونے پر اسے کیا خمیازہ اٹھانا پڑے گا۔ لیکن ایک بات صاف ہے۔ کہ اسلامی ممالک آئندہ ہونیوالی جنگ میں موقع پانے پر اسکی دشمن طاقتوں سے سمجھوتہ کرنے سے نہیں ہچکچائیں گے۔ اس وقت تک برطانیہ کو اسلامی ممالک میں بے حد رسوخ حاصل رہا ہے۔ اور یہ رسوخ اس کے لئے کوئی کم مفید ثابت نہیں ہوا۔ افسوس ہے کہ لیبر حکومت کی غلط کاریوں کی وجہ سے اس رسوخ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ اور اگر برطانیہ نے ان ممالک کے متعلق فوراً اپنی پالیسی تبدیل نہ کرلی۔ تو ہمیں ڈر ہے۔ کہ وہ رہا سہا اعتماد بھی کھو بیٹھے گا۔ اور یہ اپنے پاؤں پر خود کلہاڑا مارنے کے مترادف ہوگا۔

عالمانہ بددیانتی

ہم نے مودودی صاحب کے کتابچہ موسومہ "مرتد کی سزا اسلامی قانون میں" کا جواب الفضل کی بعض گذشتہ اشاعتوں میں شائع کیا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ ایک بڑے صفحے کے کتابچہ کا جواب ایک آدھ قسط میں نہیں دیا جاسکتا تھا۔ ہم نے مودودی صاحب کی ہر بات کو لیکر اسکی غلطی واضح کرنا تھی۔ چنانچہ ہم نے ان کے ہر منقولی اور معقولی استدلال کی غلطیاں مختصراً مگر واضح الفاظ میں ظاہر کی ہیں۔

اگر ہمارے استدلال میں کوئی غلطی تھی۔ تو چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ مودودی صاحب خود یا ان کا کوئی ترجمان شریفانہ طریقے سے واضح کرتا۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اور جیسا کہ اکثر لوگوں کا قاعدہ ہے کہ جب لاجواب ہو جاتے ہیں۔ تو شرمندگی کو مٹانے کے لئے "تو تو میں میں" پر آجاتے ہیں۔ مودودی صاحب کے ترجمان کوثر نے اپنی گذشتہ اشاعت میں وہی انداز اختیار کیا ہے۔ اور ہماری باتوں کا جواب دینے کی بجائے "بھیڑی رن" کی طرح نام لے لے کر وہ کوسنے دیئے ہیں کہ کیا کہنا۔

خدا جانے ان خونی مولویوں نے انگریزی قانون کی اصطلاح "High Treason" کہاں سے سن پائی ہے۔ کہ سمجھتے ہیں۔ کہ انہیں ہلدی کی گانٹھ ہاتھ آگئی ہے۔ اور "قتل مرتد" ثابت ہوگیا ہے۔ خواہ قرآن و حدیث میں اسکی کوئی بنیاد ہو یا نہ ہو۔

ہم نے عرض کیا تھا۔ کہ تمام خونی مولوی اسی حسرت میں مر گئے۔ کہ کسی طرح قرآن مجید سے ایک حرف "قتل مرتد" کی تائید میں مل جائے۔ بعض آیات کا بھی الٹ پھیر کیا گیا۔ مگر کسی کو کچھ ہاتھ نہ آیا۔ اب مودودی صاحب نے ایک ایسی آیت نکال لی ہے۔ حالانکہ خونی مولوی صدیوں سے اسی تلاش میں لگے رہے مگر ان میں سے کسی کو یہ جرأت نہ ہوسکی۔ کہ اس معصوم آیت کو ثبوت میں پیش کرتا۔ کیونکہ اس میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں ہے۔ جو اس شرمناک تاویل پر دلالت کرتا ہو۔ جو مودودی صاحب نے کی ہے۔

ہم نے ثابت کیا ہے۔ کہ مودودی صاحب نے ان پندرہ آیاتِ کلام اللہ کو جن میں ارتداد کا صریح بیان ہے۔ اپنے کتابچہ میں زیر بحث نہ لانے سے سخت بددیانتی کا ارتکاب کیا ہے۔ پھر مودودی صاحب نے اپنی تائید میں جو احادیث پیش کی ہیں۔ ہم نے اسی قسم کی احادیث صحیح بخاری سے پیش کیں۔ جن میں "حارب اللہ ورسولہ" کی شرط صریح طور پر بیان کی گئی ہے۔ مگر مودودی صاحب نے ان احادیث کو دیدہ و دانستہ چھوڑ دیا۔ یہ ان کی دوسری عالمانہ بددیانتی ہے۔

تیسری بڑی بددیانتی آپ نے یہ کی۔ کہ ام مروان اور ام قرفہ کے متعلق واقعات بیان کرتے ہوئے اس صریح شہادت کو دبا دیا۔ جو ان دونوں کے متعلق مسلمان مورخوں نے دی ہے کہ یہ دونوں عورتیں محاربہ اللہ والرسول تھیں۔

الغرض ہم نے مودودی صاحب کی کئی دوسری عالمانہ بددیانتیوں کا بھی پردہ چاک کیا ہے۔ اب مودودی صاحب کے ترجمانوں کا کام تو یہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ وہ اپنے "ہیرو" کو ان صریح بددیانتیوں سے بری الذمہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے۔ اور یا ان کا اقرار کر کے اسلامی اخلاق کا مظاہرہ کرتے۔ مگر کیا یہ ہے۔ کہ کفار اور دشمنانِ خدا و رسول کا تتبع کرتے ہوئے سخریہ نویسی فرما دی ہے۔ اور جاہل عورتوں کی طرح کوسنے دینے کو ہی سمجھ لیا ہے۔ کہ بڑا تیر مارا ہے۔

غالب دہلوی کے متعلق بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دن وہ گرتے پڑتے جو دریار پر پہنچے۔ تو دیکھا کہ پاسبان ان کا پرانا جانو پہچانو ہے۔ یہ اینٹھ گئے۔ مگر اس نے بھی "ڈال چولھے میں آشنائی کو" پر عمل کر کے اپنا کام شروع کر دیا۔ یار لوگوں نے جو یہ گت بنتے دیکھی تو آپ کھسیانے ہو کر فی البدیہہ فرمانے لگے۔ ؎

دے وہ جس قدر ذلت ہم ہنسی میں ٹالینگے
یار سے آشنا نکلا ان کا پاسباں اپنا

یہی حال مودودی صاحب کے ان ترجمانوں کا ہے۔ بات تو اب کوئی بن نہیں آتی۔ بچارے کریں بھی تو کیا؟

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اہل ربوہ

"میں نے اپنے گھر کے افراد کو چیک کیا ہے۔ اور مجھے معلوم ہوا۔ کہ پچھلے تین سالوں سے ہمارے خاندان کے افراد کی طرف سے بھی چندہ تحریک جدید کی وصولی کم ہوئی ہے۔ گو اس بات کا آپ کو پتہ نہیں۔ لیکن مشہور ہے۔ کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دلوں کا ربوہ کی جماعت کے دلوں پر اثر پڑا اور انہوں نے بھی سستی کی۔"

دفتر وکیل المال خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ربوہ والوں کو ان کے وعدے اور وصولی کی اطلاع حضور کے خطبوں پر لکھ کر دے چکا ہے۔ ابھی خاندان اور اہل ربوہ سے تحریک جدید کی معتدبہ رقم قابل وصول ہے۔ آپ اخبار میں یہ نوٹ پڑھ کر سب سے پہلے اپنے وعدے کا محاسبہ کریں۔ اگر آپ نے وعدہ پورا نہیں کیا۔ تو ابھی سے فکر کریں۔ اور ۳۱ اکتوبر کو وعدہ پورا کر کے آرام کا سانس لیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

جلسہ سالانہ پر زنانہ صنعتی نمائش

گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر صنعتی نمائش زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ لگائی جائے گی۔ تمام بیرونی لجنات سے گذارش ہے کہ سرگرمی سے اس میں حصہ لیں ہر قسم کی سلائی کڑھائی اور اونی کام کی چیزیں تیار کروائیں۔ اس سلسلہ میں یہ بات مفید رہے گی کہ اگر ہو سکے تو ممبرات سے قرضہ حسنہ کے طور پر کچھ رقم لے لی جائے اور اس سے چیزیں تیار کر دالیں۔ بعد میں یہ چیزیں بک جائیں ان کی رقم واپس کر دی جائے۔ اس طریقہ پر ایک وسیع پیمانہ پر چیزیں تیار کی جا سکیں گی۔

منتظمہ نمائش لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ

اللہ تعالیٰ کی رحمت

ورحمتی وسعت کل شیءٍ فساکتبها للذین یتقون ویؤتون الزکوٰۃ والذین ھم بآیاتنا یؤمنون۔ (پ ۹ ع ۹) ترجمہ اور رحمت میری چھا گئی ہے ہر چیز پر پس لکھ لوں گا میں وہ (رحمت) ان لوگوں کے لئے جو تقویٰ کرتے ہیں۔ اور دیتے ہیں زکوٰۃ۔ اور وہ لوگ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔

زکوٰۃ کے متعلق اگر کوئی مسئلہ دریافت طلب ہو۔ تو نظارت بیت المال ربوہ سے دریافت فرمائیے۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

درخواست دعا:- ایم۔ اے حفیظ صاحب محلہ اسلام آباد گوجرانوالہ اور میاں محمد عالم صاحب اے۔ آر۔ پی انسٹرکٹر کا امتحان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

احمدی مجاہدین کے ذریعہ تین ہزار میل لمبے علاقہ میں اشاعت اسلام

امریکی پریس میں اسلام کا چرچا۔ دو ہزار میل کے تبلیغی دورے۔ اسلام کی حقانیت پر تقاریر۔ آٹھ افراد کا قبول اسلام

امریکہ مشن کی تبلیغی مساعی کی سہ ماہی رپورٹ (دوسری قسط)

(از مکرم جناب خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ انچارج امریکہ مشن)

امریکن پریس اور اشاعت اسلام

(۱) امریکن پریس میں عدم علم کی بناء پر اور بعض دفعہ تعصب کی وجہ سے اسلام کے متعلق غلط معلومات چھپتی رہتی ہیں۔ امریکہ مشن کا ایک کام یہ بھی ہے۔ کہ جہانتک ایسے امور ان کے متعلق علم میں آئیں ان کی تصحیح کی کوشش کریں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مشہور ہفتہ وار ٹائم میگزین میں ایک مضمون ایران کی موجودہ سیاسی فضا اور بدحالی کے متعلق چھپا جس میں یہ طنز کیا گیا کہ اسلام اشاعت مذہب کی خاطر تلوار کے استعمال کی تلقین کرتا ہے۔ خاکسار نے ان کو لکھا کہ یہ الزام اس مذہب پر جس نے مذہبی آزادی کی نہ صرف تعلیم دی بلکہ اس کے حاملین نے بے نظیر طور پر اس کی تعمیل بھی کی سراسر ناروا ہے۔ اور اگر بعض مسلمان بادشاہوں کے عمل کی وجہ سے اسلام مورد الزام ٹھہر سکتا ہے۔ تو عیسویت کہیں زیادہ قابل الزام ہے۔ کیونکہ عیسائی حکومتوں میں مذہبی اختلاف کی بناء پر جو ظلم ہوئے ہیں تاریخ میں اس کی مثال ادر کم ہی ملتی ہے۔ اسی طرح کسی ملک کی موجودہ پسماندگی کو اسلامی تعلیم کی طرف منسوب کرنا ہرگز انصاف نہیں۔ کیونکہ عیسائی یورپ جب تاریکی اور جہالت کی زندگی بسر کر رہا تھا اس وقت اسلام کے ذریعہ سے ہی وہ علم اور فلسفہ اور سائنس کی روشنی سے منور کیا گیا۔ ٹائم میگزین کے ایڈیٹر نے جواباً یہ تسلیم کیا کہ واقعی اسلام کے ذریعے سے ہی یورپ علم و فلسفہ سے متعارف ہوا۔ اور ایران کی موجودہ بدحالی اسلام کی وجہ سے نہیں ہے اور یہ بھی تسلیم کیا کہ مسلمانوں نے عیسائیوں کی نسبت کہیں زیادہ تحمل اور رواداری اور عبادات کا مظاہرہ دکھائی ہے۔ مگر اس اعتراف کے ساتھ پھر اس امر پر اصرار کیا کہ اسلام نے اپنے معتقدین کو تبدیلی مذہب کے لئے تلوار کے استعمال کی تعلیم دی ہے۔ اس پر خاکسار نے پھر ٹائم میگزین کو خط لکھا ہے جس میں قرآنی حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ اسلام کامل مذہبی آزادی کی تعلیم دیتا ہے اور کہ جہاد کے لفظ کا مفہوم دفاعی جنگ کے علاوہ تبلیغ اسلام پر بھی حاوی ہے۔

(۲) واشنگٹن کے ایک ریڈیو اسٹیشن پر ایک دانشور نے کسی مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے وہ پرانی فرسودہ ضرب المثل استعمال کی کہ اگر وہ (حضرت) محمدؐ کی طرف پہاڑ نہیں آئیگا تو (حضرت) محمد خود پہاڑ کے پاس پہنچ جائیں گے۔ اس پر ایک مقامی ممبر کے ذریعہ سے ریڈیو اسٹیشن کو خط لکھوایا۔ کہ یہ مغربی ضرب المثل تاریخی لحاظ سے محض بے بنیاد ہے۔

(۳) اوکلاہوما یونیورسٹی سے ایک وقیع رسالہ Books Abroad کے نام سے شائع ہوتا ہے جس میں ہر ماہ قابل ذکر مضامین اور کتب کی فہرست اہل علم کے لئے دی جاتی ہے۔ اس کے حالیہ نمبر میں رسالہ مسلم سن رائز کے ۱۹۵۱ء کے دوسرے ایشوع کا بھی ذکر کیا گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

تقاریر

(۱) عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار کو ایک تقریر نیویارک میں "انسان کی پیدائش کا مدعا" پر کرنے کا موقعہ ملا (۲) واشنگٹن میں بہائیوں کا بھی ایک مشن ہے۔ خاکسار ان کی دو میٹنگوں میں شامل ہوا۔ جہاں پر نہ صرف لٹریچر کی تقسیم کا موقعہ ملا۔ بلکہ انہوں نے تقریر کی بھی دعوت دی۔ چنانچہ خاکسار نے اسلام کی تعلیم اور بہائیت کے متعلق اسلامی نقطہ نظر وضاحت سے بیان کیا جس کے بعد سوالات کا لمبا سلسلہ جاری رہا۔ بعض بہائیوں نے کہا کہ صرف بہائیت ہی الہام کے جاری ہونے کی دعویدار ہے اور اس لئے اسلام پر اسے فوقیت حاصل ہے۔ کیونکہ اس طرح سے بہائیت موجودہ زمانہ کی ضرورت کو پورا کر سکتی ہے۔ خاکسار نے جب ان کو چیلنج کیا کہ وہ بہائیت کی کوئی قابل عمل ایسی تعلیم پیش کریں۔ جو اسلام نے پیش نہ کی ہو تو وہ بالکل خاموش رہ گئے۔ پھر خاکسار نے بتایا کہ ہم احمدی مسلمان الہام کو نہ صرف جاری مانتے ہیں بلکہ موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو اور جماعت احمدیہ کے بہت سے افراد کو خدا تعالیٰ نے اپنے کلام سے نوازا ہے۔ اس پر ان کی حیرانگی کی کوئی حد نہ رہی۔

(۳) واشنگٹن کے بڑے چرچوں میں سے ایک موئنٹ ورنن میتھوڈسٹ چرچ ہے۔ جہاں پر خاکسار کو تقریر اور سوالات و جوابات کے بعد بعض لوگ انفرادی طور پر ملے۔ ایک صاحب نے کہا کہ میں تو اب تک یہ سمجھتا تھا کہ اسلام کوئی مشرکانہ مذہب ہے ایک اور صاحب نے کہا کہ میرے دل میں اسلام کیلئے بڑی عزت پیدا ہو گئی ہے بعض نے مزید لٹریچر کی خواہش کی تقریر کی دعوت دینے والوں نے شکریہ کے خط میں اسلامی تعلیم کی تعریف کرتے ہوئے لکھا کہ اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم قرآنی تعلیمات کا سنجیدگی سے مطالعہ کریں۔

دورے

خاکسار کو اس سہ ماہی میں مختلف امور کے سلسلے میں شکاگو۔ نیویارک۔ بالٹی مور۔ پٹس برگ اور کلیولینڈ کے مشنوں کے دورے کا موقعہ ملا۔ یہ جملہ سفر دو ہزار میل سے متجاوز تھا۔

تربیتی کلاس

عرصہ زیر رپورٹ میں ہم نے یہاں پر ایک نیا تجربہ کیا۔ چونکہ مشنوں کے مقابلے میں مبلغین کی تعداد بہت کم ہے۔ اس لئے یہ تجویز کی گئی کہ موسم گرما میں جب کئی احباب دو تین ہفتے کی رخصتیں اپنے کاروبار سے حاصل کرتے ہیں۔ ایک خاص کلاس جاری کی جائے جس میں ایسے احباب کو جنہیں اسلامی تعلیم سے واقفیت کا مناسب موقعہ نہیں ملتا ایک جگہ پر بلا کر تعلیم دی جائے۔ اس سال یہ کلاس مکرم مولوی عبد القادر صاحب ضیغم کی نگرانی میں ڈیٹن میں کھول گئی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ انشاء اللہ آئندہ سالوں میں اس اسکیم کو اور ترقی دی جا سکے گی۔

چندہ تحریک جدید

عرصہ زیر رپورٹ میں امریکن احباب کے سال حال کی تحریک جدید کی وصولیوں کی پہلی فہرست دفتر کی خدمت میں ارسال کی گئی۔ یہ فہرست بفضل تعالیٰ پندرہ سو ڈالر پر مشتمل ہے اور سابقہ سال سے قریباً تیرہ فیصدی زائد ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

امریکن مشن کی وسعت

یہ امر ذکر کیا جا چکا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مشن جغرافیائی لحاظ سے بھی وسیع ہو رہا ہے۔ ایک سال قبل ہمارے مشن سولہ سو میل کی مسافت میں محدود تھے۔ اس سال خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک مشن لاس اینجلز میں قائم ہو گیا ہے جس سے اب ہمارا حلقہ عمل قریباً تین ہزار میل کی مسافت پر ممتد ہو گیا ہے۔ یہ مشن ابھی ابتدائی حالت میں ہے اور افسوس ہے کہ ابھی تک مالی مشکلات کی بناء پر ہم کسی مبلغ کو اس علاقہ میں روانہ نہیں کر سکے اس کے علاوہ اسی علاقے میں سان فرانسسکو میں ایک دوست نے احمدیت قبول کی ہے۔ جنوب میں موبل سے ایک دوست خاص طور پر تعلیم احمدیت کے لئے واشنگٹن آئے ہوئے ہیں۔ اور محبت اور شغف کے ساتھ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ نیو اورلینز میں ہماری ایک بہن شکاگو سے جا کر چند ماہ سے تبلیغ کر رہی ہیں اور وہاں پر بھی مشن کے قیام کی قوی امید ہے۔

نومبائعین

عرصہ زیر رپورٹ میں آٹھ افراد قبول اسلام کر کے داخل سلسلہ ہوئے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ ان میں ہمارے ایک نوجوان مسٹر ویلڈن ڈیشس جن کا اسلامی نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے عبد الشکور تجویز فرمایا ہے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ نوجوان فوج میں آجکل جرمنی میں مقیم ہیں۔ روسی اور جرمنی زبان کے ماہر ہیں۔ ان کی اسلام سے محبت کا یہ حال ہے کہ جب انہیں جرمنی جانے سے قبل چند روز کی رخصت ملی تو بجائے گھر جا کر والدین سے ملاقات کرنے کے مسجد میں تشریف لائے۔ تاکہ ڈیوٹی پر جانے سے قبل زیادہ سے زیادہ اسلام کی تعلیم حاصل کر سکیں اور اس محنت و انہماک سے روزانہ چندہ چندرہ گھنٹے مطالعہ میں مصروف رہے کہ ایک ہفتہ میں یسرنا القرآن ختم کر کے قرآن کریم پڑھنا شروع کر دیا۔ آپ فوج سے ریلیز کا پہلا موقعہ ملنے پر وقف کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ارادوں کو بابرکت بنائے اور اسلام کی صحیح خدمت کی توفیق دے۔ آمین

متفرقات

(۱) امریکہ میں بعض مستشرقین پروفیسرز اور اخبار نویسوں پر مشتمل ایک ایسوسی ایشن Friends of Middle East کے نام سے قائم ہوئی ہے

(۲) واشنگٹن میں گولڈ کوسٹ سے دو افریقن ممبر آئے جنہیں خاکسار نے جماعت احمدیہ کی طرف سے خوش آمدید کا خط لکھا اور لٹریچر بھجوا کر امریکن مشن کی مساعی سے آگاہ کیا اور گولڈ کوسٹ کے باشندگان کیلئے مخلصانہ جذبات کا اظہار کیا۔

(۳) ڈرہم یونیورسٹی سے شعبہ ادیان کے پروفیسر نے لکھا ہے کہ وہ اپنی یونیورسٹی میں ایک خاص کورس پڑھانے کا ارادہ رکھتے ہیں جس کیلئے اسلام کے متعلق ضروری مواد اور کتب کی فہرست چاہتے ہیں۔ اس پر انہیں مناسب معلومات مہیا کی گئیں۔ (باقی)

موجودہ عیسائی عقائد نصاریٰ میں کس طرح رائج ہوئے؟

عیسائی موحدین کی مختصر تاریخ

★ مکرم جناب شیخ عبدالقادر صاحب از لائل پور ★

(قسط اوّل)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رسالہ تحفۂ قیصریہ میں ملکۂ وکٹوریہ کو دعوت اسلام دیتے ہوئے فرمایا:-

"تواریخ سے ثابت ہے۔ کہ قیاصرہ روم میں سے جب تیسرا قیصر روم تخت نشین ہوُا۔ اور اس کا اقبال کمال کو پہنچ گیا۔ تو اسے اسباب کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔ کہ دو مشہور فرقہ عیسائیوں میں جو ایک موحّد اور دوسرا حضرت مسیح کو خدا جانتا تھا۔ باہم بحث کرا دیں۔ چنانچہ وہ بحث قیصر روم کے حضور میں بڑی خوبی اور انتظام سے ہوئی۔ اور بحث کو سننے کے لئے معزز ناظرین اور ارکان دولت کی صدہا کرسیاں بلحاظ رتبہ و مقام کے بچھائی گئیں۔ اور مدتوں فریق کے پادریوں کی چالیس دن تک بادشاہ کے حضور میں بحث ہوتی رہی۔ اور قیصر روم بخوبی فریقین کے دلائل کو سنتا رہا۔ اور ان پر غور کرتا رہا۔ آخر جو موحّد فرقہ تھا اور حضرت مسیح کو صرف خدا کا رسول اور نبی جانتا تھا۔ وہ غالب آ گیا۔ اور دوسرے فرقہ کو ایسی شکست آئی۔ کہ اسی مجلس میں قیصر روم نے ظاہر کر دیا کہ میں نہ اپنی طرف سے بلکہ دلائل کے زور سے موحّد فرقہ کی طرف کھینچا گیا۔ اور قبل اس کے جو اس مجلس سے اٹھے۔ توحید کا مذہب اختیار کر لیا۔ اور ان موحّد عیسائیوں میں سے ہو گیا۔ جن کا ذکر قرآن شریف میں بھی ہے۔ اور بیٹا اور خدا کہنے سے دستبردار ہو گیا۔ اور پھر تیسرے قیصر تک ہر ایک وارث تخت روم موحّد ہوتا رہا"

(تحفۂ قیصریہ صـ۲۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحقیق کی روشنی میں جب ہم عیسائی تاریخ کو دیکھتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی عیسائی توحید پر یقین و ایمان رکھتے تھے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو نہ خدا کا ایسا بیٹا کہ جس سے الوہیت لازم آئے۔ بلکہ محض مجاز و استعارہ کے رنگ میں "خدا کا بیٹا" قرار دیتے تھے۔ لیکن یروشلم کی تباہی کے بعد جب رومی کلیسیا برسر اقتدار آ گئی۔ تو اس کے غلط کار معلمین کی باطل تعلیمات کی وجہ سے نصاریٰ کا ایک گروہ جادۂ مستقیم سے بھٹک گیا اور الوہیت مسیح تثلیث اور کفارہ جیسے عقائد کو اپنا لیا۔ لیکن ابتدائی موحدین کا گروہ ہمیشہ ان باطل عقائد کی بیخکنی پر تلا رہا۔ اور کوئی دقیقہ ان کی تردید میں فروگذاشت نہ کیا۔ اور اس سلسلہ میں انہوں نے جلا وطنی کی سزائیں بھگتیں۔ ان کو مرتد قرار دے کر زندہ جلایا گیا۔ ان کی تصنیفات کو نذر آتش کیا گیا۔ لیکن وہ اپنا کام سرانجام دیتے چلے گئے۔

جب قسطنطین اعظم داخلِ عیسائیت ہوُا۔ تو اس نے دیکھا۔ کہ عیسائیوں کے دو گروہ ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزما ہیں۔ ایک موحّد گروہ ہے۔ اور دوسرا غیر موحّد۔ موحد گروہ کی طرف بھی بعض بشپ ہیں۔ لیکن غیر موحد گروہ کو زیادہ تر بشپوں اور پادریوں کی تائید حاصل ہے۔ بادشاہ چونکہ خود ایسے معلمین کے ہاتھ پر مسیحی ہوُا تھا جنہوں نے نقشِ اول کے طور پر اس کے دل پر بگڑی ہوئی عیسائیت کا اثر چھوڑا۔ ویسے اس کے ملکی پولیٹیکل حالات کا تقاضا بھی یہی تھا۔ کہ وہ عیسائیت کی بگڑی ہوئی شکل کو اپناتا۔ کیونکہ وہ خود بت پرست تھا اور ملک کا اکثر و بیشتر حصہ دیوی دیوتاؤں کے جال میں پھنسا ہوُا تھا۔ اور عیسائیت کی بگڑی ہوئی شکل بت پرستانہ عقائد کے بہت قریب تھی۔ اس لئے اس نے عیسائیت کی وہی شکل اختیار کی۔ جو بت پرستوں اور عیسائیوں میں اتحاد پیدا کر سکے۔ اس نے دیکھا۔ کہ یہ دو گروہ متواتر سالہا سال سے الوہیت مسیح پر باقاعدہ مباحثہ کر رہے ہیں۔ سر پھٹول ہو رہی ہے۔ ایک دوسرے کے خلاف سازشیں بروئے کار لائی جاتی ہیں۔ ناچاقی اور نا اتفاقی بڑھ رہی ہے۔ تشتت اور انتشار کا دور دورہ ہے۔ اس نے یہ ٹھان لیا کہ رعایا میں اتحاد پیدا کر کے اپنی سلطنت کی عظمت میں چار چاند لگانے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ مسیحی کونسل کے ممبران پر اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے کثرت آراء سے الوہیت مسیح۔ تثلیث اور دیگر بگڑے ہوئے عیسائی عقائد کو قانونی شکل دے کر ان کو مذہب مملکت کے دائرہ میں شامل کر لیا جائے۔ چنانچہ اس نے ۳۲۵ء میں بمقام نیسیا (Nicaea) ایک مسیحی کونسل منعقد کی اس کونسل میں تقریباً ۱۵۰۰ ڈیلی گیٹ اور تین سو سے زیادہ بشپ جمع ہوئے۔ شہنشاہ خود میر مجلس بنا۔ موحدین جن کو اس وقت "ایرین" کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا کا لیڈر ایریس تھا۔ اس کے ساتھ ایک مغربی اور بعض مشرقی علاقوں کے بشپ شامل تھے۔ دلائل کے میدان میں تو غیر موحدین کی پیش نہ گئی۔ لیکن چونکہ کونسل کی بناء ہی ایک سازش کا شاخسانہ تھی۔ اور پھر شاہی اثر و نفوذ کے سنہری جال پھیلے ہوئے تھے۔ اس لئے غیر موحدین کو فتح ہوئی اور "ایری اس" کو شکست مگر یہ فتح صرف تھوڑے شخصوں کی رائے سے ہوئی لیکن بہت سے کونسل کے ممبروں کی تسلی نہ ہوئی جس کے نتیجہ میں بجائے اتحاد کے تفرقے اور جھگڑے روز افزوں ہو گئے۔ کچھ بت پرست یہودی اور بہت سے درباری یہاں تک کہ شہنشاہ کی ہمشیرہ ایریس کے مددگار ہو گئے۔ رفتہ رفتہ بہت سے ایسے اشخاص بھی جنہوں نے کونسل کے عقیدہ پر دستخط کئے تھے۔ اور جن کی پوری تسلی نہ ہوئی تھی وہ بھی موحدین میں شامل ہو گئے۔ اور اس کوشش میں لگے رہے کہ غیر موحدین کو کیسے شکست ہو لیکن اس عرصہ میں ایریس اور اس کے ساتھیوں کو جلا وطن کر دیا گیا۔ اور ان تمام اناجیل کو جو ایریس کی تائید میں تھیں۔ جلا دیا گیا۔ کیونکہ کونسل نے صرف چار یونانی انجیلیں تسلیم کی تھیں۔ اور وہ بھی اس طریق پر کہ عشاءِ ربانی کی میز کے نیچے گرجا کے اندر اناجیل کا ڈھیر لگا دیا گیا۔ اور بظاہر خداوند سے درخواست کی گئی۔ کہ ان میں الہامی نوشتے چھلانگ کر میز پر آ جائیں اور جعلی نسخے جوں کے توں پڑے رہیں۔ لیکن من مانی انجیلیں خفیہ طریق سے میز پر رکھ دی گئیں یہ وہ نامعقول طریق تھا۔ جس کے باعث سینکڑوں نسخے بیک جنبش جعلی قرار دیئے گئے۔ قسطنطین اعظم نے اناجیل اربعہ کے علاوہ باقی تمام اناجیل کو جلانے اور دنیا سے نابود کر دینے کا حکم دیا۔ بلکہ یہاں تک ظالمانہ احکام جاری کئے کہ جو شخص ایسی تحریر چھپا رکھے گا۔ اور فوراً اسے حاضر نہ کریگا یا اسے جلا نہیں دے گا۔ اسے سزائے موت دی جائے گی۔ اس طرح سینکڑوں اناجیل اور حواریوں کے نوشتے جو کہ حواریوں کی اصل زبان عبرانی یا آرامی میں بھی تھے۔ نذر آتش کر دیئے گئے۔ اسی طرح ایریس کی تصنیفات بھی خلاف قانون قرار دے دی گئیں اور ضبطی کے بعد جلا دی گئیں۔

یہ احکام اس قدر ظالمانہ اور نامعقول تھے کہ بعد میں خود بادشاہ کو پچھتانا اور پشیمان ہونا پڑا۔ اسکے چند سال بعد ۳۳۰ء میں جب بادشاہ کی بہن نے اپنے بستر مرگ پر یہ کہا کہ ایریس کے خلاف فیصلہ ظالمانہ تھا۔ اور یہ فیصلہ اس کے دشمنوں کے تعصب کی وجہ سے ہوُا۔ نہ کہ صداقت کی بناء پر۔ اس پر شہنشاہ نے اپنا حکم واپس لے لیا۔ مگر یہ حکم پہنچنے سے پہلے ایریس فوت ہو چکا تھا (موشیم چرچ ہسٹری باب ۲ فصل ۵ صـ۱۶۶ نیز ملاحظہ ہو "دی اپاکرفل نیو ٹسٹامنٹ" دیباچہ صـ۱۴)

جوں جوں زمانہ گذرتا گیا۔ موحدین اور غیر موحدین کے اختلافات بڑھتے گئے۔ قسطنطین اعظم کے بعد اس کا بیٹا کونس ٹن ٹیمس اپنے بھائی کی موت کے بعد اپنے باپ کی تمام سلطنت کا واحد حکمران بن گیا۔ یہ وہ قیصر ہے۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا ہے کہ وہ باقاعدہ طور پر موحدین کے فرقہ میں داخل ہو گیا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ اس نے کئی بار کونسلیں فراہم کیں۔ موحدین اور غیر موحدین کے دلائل کا موازنہ کیا اور سچے عقیدہ کو اپنا لیا۔ اس قیصر اور اس کے بعد اس کے بعض جانشینوں (شہنشاہ ویلنس وغیرہ) کی سعی و کوشش سے پچاس سال تک موحدین کا مذہب قسطنطنیہ میں غالب رہا۔ مخالف مسیحی بہت تھوڑے رہ گئے تھے۔ جن کا نہ کوئی عبادت خانہ تھا۔ اور نہ کوئی بشپ۔ اس عرصہ میں یورپ کی عظیم قوم گاتھ جب مسیحی ہوئی۔ تو وہ لوگ ایرین مسیحی فرقہ یعنی موحدین میں شامل ہوئے۔ ان کو اپنے عقیدہ میں واپس لانے کے لئے مخالف فرقہ نے انتہائی کوشش کی۔ مگر وہ اس میں ناکام رہے۔ اسی طرح ونڈال قوم کے لوگ بھی چوتھی صدی عیسوی کے آخر میں موحدین مسیحیوں کے فرقہ میں شامل ہوئے۔ اسکے بعد ایسے پولیٹیکل حالات پیدا ہوئے کہ ایرین کا وہ غلبہ و اقتدار نہ رہا تاہم پانچویں صدی کے آخر میں بھی ہمیں موحدین کے اثر و نفوذ کے آثار ملتے ہیں۔ چنانچہ ۴۹۳ء میں گاتھ قوم نے اٹلی پر حملہ کیا۔ ان کا بادشاہ تھیوڈورک ایرین مسیحی تھا۔ یہ بادشاہ ۳۳ برس تک سلطنت کرتا رہا اس نے انصاف حکمت اور انسانیت سے حکومت کی۔

باقی ص [illegible] پر

پتہ مطلوب ہے

محب الرحمان صاحب مہاجر کپور تھلوی جو مسجد وزیرخاں کے قریب کپڑے کی دوکان کرتے تھے۔ لاپتہ ہیں۔ اگر محب الرحمٰن صاحب اسے خود پڑھیں یا ان کے واقف پڑھیں۔ تو پتہ ذیل پر تحریر فرما دیں۔

مرزا عبدالحمید ایم اے
مشین محلہ نمبر ۲ جہلم

نسطوری فرقہ

ایرین موقدین کے بعد نسطوری فرقہ کے لوگ برسرِ عمل ہوگئے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ مریم کو خدا کی ماں کہنا سخت گمراہی اور غلطی ہے۔ اس کو مسیح کی ماں کہنا چاہیئے۔ کیونکہ خدا نہ پیدا ہوتا ہے نہ مرتا ہے۔ مریم صرف انسان تھی۔ انسان سے صرف انسان ہی پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا جو مریم سے پیدا ہوا وہ ابن آدم ہی ہے۔ اس فرقہ کا بانی نسطوریس ایک پاکیزہ خیال اور نیک خصلت درویش تھا وہ شروع میں انطاکیہ کا پریسبٹر مقرر ہوا۔ ۴۲۸ء میں شہنشاہ تھیوڈوسیس نے اس کو قسطنطنیہ کا پیٹریارک مقرر کیا۔ رفتہ رفتہ اس کے اندر توحید کے خیالات جوش زن ہوئے۔ اس کے ساتھ بعض اور کلیسائی سربرآوردہ لوگ شامل ہوگئے۔ اور اس کا فرقہ اثر و رسوخ میں بڑھتا چلا گیا۔ مخالف کلیسائی عہدہ داروں کا ماتھا ٹھنکا۔ انہوں نے اس کے خلاف بدعت و ارتداد کے فتوے صادر کئے۔ اور اس کی تعلیم کے خلاف باقاعدہ تحریری لعنتیں تیار کی گئیں۔ نسطوریس کو جلاوطن کر دیا گیا۔ اس کی اور اس کے پیروؤں کی تمام تصنیفات جلا دی گئیں۔ ان کی جائدادیں ضبط کی گئیں۔ ان ظالمانہ کارروائیوں سے تمام رومی سلطنت میں تو نسطوری مذہب ختم کر دیا گیا۔ لیکن فارس کے علاقہ میں یہ پنپتا رہا۔ فارس کے نسطوری فرقہ نے ۴۹۹ء میں ایک کونسل بلا کر رومی سلطنت کی تمام کلیساؤں سے قطع تعلق کر لیا۔ اس فرقہ میں تبلیغی جوش بہت تھا فارس کو مرکز بنا کر انہوں نے دور دراز ممالک مثلاً چین۔ ہندوستان۔ تاتار اور عرب میں مشنری بھیجے۔ جنوبی ہندوستان کے عیسائی جو کہ توما حواری کی آمد پر عیسائی دین کے حلقہ بگوش ہوئے۔ اس فرقہ میں شامل ہوگئے۔ جن کے آثار ساحل مالابار میں آج تک ملتے ہیں۔

پلے جیس ازم

پلے جیس برطانیہ کا ایک درویش تھا۔ جو نیک خصائل اور پاک زندگی سے آراستہ تھا۔ خود سینٹ آگسٹن جو کہ اس کی تحریک کا سب سے بڑا دشمن تھا۔ اس کی پاک زندگی کی تعریف کرتا ہے۔ پانچویں صدی کے شروع میں جب اس نے دیکھا۔ کہ کفارۃ المسیح کے باطل عقیدہ کے باعث لوگوں میں گناہوں پر دلیری پیدا ہوگئی ہے۔ اور کوئی وعظ کارگر نہیں ہوتا۔ لوگ وعظ و نصیحت کے جواب میں یہ کہتے ہوئے سنے جاتے ہیں۔ کہ [illegible] گناہ ہے۔ تو ہم [illegible] [illegible] دیکھ کر اس نے ایک تحریک کھڑی کی۔ جس کے ہوئے اصول درج ذیل ہیں:-

الف:- آدم فانی پیدا کیا گیا۔ اگر وہ گناہ نہ بھی کرتا۔ پھر بھی اس نے ضرور مرنا تھا۔ گویا موت گناہ کا باعث نہیں ہے۔

ب:- آدم نے گناہ کر کے صرف اپنی ذات کو نقصان پہنچایا۔ بنی آدم پر اس کا کچھ اثر نہیں ہو سکتا۔

ج:- پیدائش پر ہر ایک انسان موروثی گناہ سے پاک اور بے تعلق ہوتا ہے۔ ہر انسان کی پیدائش ویسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے آدم کی تھی۔

د۔ انسان نہ تو گناہ کی وجہ سے مرتے ہیں۔ اور نہ مسیحؑ کی موت اور جی اٹھنے سے زندہ ہوتے ہیں۔

ہ:- خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے کے واسطے شریعت و انجیل دونوں یکساں موثر ہیں۔

و۔ مسیحؑ کے دنیا میں آنے سے پیشتر بھی دنیا میں معصوم اشخاص تھے۔

ز۔ انسان کو نجات حاصل کرنے کے واسطے محض الٰہی فضل پر بھروسہ کافی نہیں۔ بلکہ پاکیزگی کی راہوں پر زیادہ جدوجہد کرنے سے ہی یہ فضل جذب کیا جا سکتا ہے۔

مندرجہ بالا خیالات کلیسائی عہدہ داروں کے لئے سم قاتل تھے۔ چنانچہ اس فرقہ کے لیڈروں پر بدعت کے الزام لگائے گئے۔ اور انہیں جلاوطن کیا گیا۔ شہنشاہ کے حکم سے اس قسم کے خیالات قانوناً جرم قرار دیئے گئے۔ اس تحریک کے سلسلہ میں اطالیہ کے انیس بشپوں کو اپنے عہدہ سے برطرف کیا گیا پلے جیس اور اس کے ایک دست راست کو جلاوطن کر دیا گیا۔ ان چیرہ دستیوں کے باعث یہ تحریک دب گئی۔

مریم کی پرستش

ان سب تحریکات کا گلا گھونٹ دینے کی وجہ سے نقصان یہ ہوا۔ کہ پہلے تو مسیح کو خدا منوایا گیا۔ اب مریم کی بھی پرستش جو کہ چوتھی صدی سے شروع ہوئی زور پکڑ گئی۔ چھٹی صدی میں مقدسہ مریم اور اس کی گود میں بچہ کی تصویریں گرجوں میں لگنی شروع ہوگئیں۔ رفتہ رفتہ ان تصویروں کے آگے سجدہ ہونے لگا۔ کنواری مریم کی پرستش کے ساتھ ساتھ مقدسوں اور فرشتوں کی پرستش بھی شروع ہوگئی یہ مختصر تاریخ جو کہ "تواریخ مسیحی کلیسیا" مصنفہ پادری گستن، ڈبلیو، پی۔ ہیرس۔ بی۔ اے سے اور دوسری کتابوں سے جن کا حوالہ ساتھ ساتھ درج کر دیا گیا ہے۔ اخذ کی گئی ہے ہمیں بتاتی ہے۔ کہ الوہیت مسیح۔ تثلیث فی التوحید اور کفارہ کا عقیدہ پانچویں صدی کے بعد تک عیسائی دنیا میں مابہ النزاع رہا۔ ایک سو برس تک کو باقاعدہ الوہیت مسیح اور تثلیث کے موضوع پر میدان مباحثہ گرم رہا۔ [illegible] سیاسی قوت کے بل بوتہ پر پوپ کے غلبہ و اقتدار اور اثر و نفوذ کے باعث خطرناک سزاؤں اور اہم جلاوطنیوں کے بعد موجودہ عیسائی عقائد ساری دنیا پر ٹھونس دیئے گئے۔ اور حق پرستوں کی زبانیں بند کردی گئیں (باقی)

احرار کی خدمت اسلام

خود ان کی نظر میں

(از مکرم محمد عبد الحق صاحب امرتسری۔ گنج مغلپورہ لاہور)

موجودہ زمانہ میں اسلام کی جو حالت ہے۔ وہ سب پر عیاں ہے۔ اسلام چہار طرف سے دشمنوں کے نرغہ میں پھنسا ہوا ہے۔ نئے نئے حربوں سے اس پر حملے کئے جاتے ہیں۔ اور ہر ممکن کوشش اس بات کی کی جا رہی ہے۔ کہ اس کو بالکل تباہ و برباد کر دیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں اس کا نقشہ اس طرح کھینچا جا سکتا ہے۔

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

اس نازک وقت میں تمام مسلمانوں کا فرض تھا کہ وہ اپنے باہمی اختلافات کو بھلا کر اس حملے کے خلاف متحدہ طور پر سینہ سپر ہو جاتے۔ جو دنیا کی تمام قومیں مل کر کر رہی ہیں۔ لیکن افسوس اس حملے کے خلاف متحدہ طور پر سینہ سپر ہو جانا تو کجا مسلمان اپنے اعمال سے دشمنوں کو اس بات کا موقعہ بہم پہنچا رہے ہیں کہ وہ ان کو تباہ و برباد کر کے رکھ دے۔ مگر ایک درد مند جماعت اسلام کی اس حالت کو دیکھ کر تڑپ اٹھی۔ اور باوجود نہایت ہی قلیل تعداد کے ہونے کے اس بات کا عزم کر لیا۔ کہ وہ اسلام کو ان تمام حملوں سے بچائے گی۔ اور اسلام کا جھنڈا ایک نہ ایک دن پھر اسی شان و شوکت سے سر بلند کریگی۔ جیسا قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے اس کو سربلند کیا تھا۔ اس مقصد کیلئے اس کے مبلغ تمام دنیا میں پھیل گئے۔ اور انہوں نے

دیں اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں
اور کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں

لیکن دوسرے مسلمانوں نے بجائے اس جماعت کی حوصلہ افزائی کرنے کے اپنی تمام طاقتوں کو اس جماعت کے خلاف صرف کرنا شروع کر دیا۔ اگر انہوں نے بھی اسلام کی کوئی خدمت کی ہوئی ہوتی۔ اگر وہ بھی اسلام کی تبلیغ کے لئے اپنے وطنوں کو چھوڑ کر غیر ممالک میں نکل کھڑے ہوئے ہوتے تب تو شاید ان کو جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں کھڑا ہونے کا کوئی حق ہوتا۔ لیکن جب اس معاملہ میں ان کی کارگذاری صفر ہے۔ تو وہ پھر کس منہ سے اس جماعت کے سامنے آتے ہیں جو تمام دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کی سرتوڑ کوشش کر رہی ہے۔ آج احرار جماعت احمدیہ کی مخالفت اور اس کو مرتد اور خارج عن الاسلام قرار دینے میں پیش پیش ہیں لیکن خدمت اسلام کے جو کارنامے انہوں نے سرانجام دیئے۔ وہ خود ان کے اکابر کی زبانی سنیئے۔

"ہم ہی تھے جنہوں نے اس ملک میں فلسطین کی آزادی کو سلب کرنے میں پوری پوری امداد کی اور تیرہ سو سال سے جہاں اسلامی پرچم لہراتا چلا جاتا تھا۔ وہاں ہندوستانی مسلمانوں نے صلیب کا جھنڈا نصب کرنے میں پورا پورا حصہ لیا"۔

(تقریر حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی اخبار احسان ۱۷ جون ۱۹۳۶ء)

"مسلمانوں نے فوج میں بھرتی ہو کر اسلامی ممالک پر چڑھائی کی ارض مقدس میں گولیاں چلائیں۔ ہم نے بدمست ہو کر صلیب کا جھنڈا بلند کرنے کی کوشش کی"۔

(تقریر مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی بمقام سیالکوٹ اخبار ترجمان احرار مجاہد ۲۴ نومبر ۱۹۳۵ء)

احرار کے سب سے بڑے لیڈر مفکر احرار چوہدری افضل حق صاحب لکھتے ہیں۔

"ہزاروں واعظ ہزاروں دینیات کے اساتذہ مفتی۔ پیر اور صوفی موجود ہیں۔ انہوں نے عمر بھر میں ایک دفعہ بھی کسی غیر مسلم کو تبلیغ نہیں کی"

(اخبار زمزم ۹ اگست ۱۹۴۲ء)

پھر احرار کو خطاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"خدا نے مجلس احرار کو زبان اور لوگ دیئے جن کی تاثیر میں ڈوبی ہوئی تقریریں قلوب کو گرما دیتی ہیں۔ لیکن ہم نے سینکڑوں تقریروں میں اسلام کے محاسن اور خوبیاں بیان ہوتی سنی ہیں مگر کسی احرار لیڈر کو یہ کہتے نہیں سنا۔ کہ مسلمانو! تم بھی اپنے دینی اور تبلیغی فرض کو ادا کرو اور غیر مسلموں کو اسلام کا تحفہ پیش کرو" (حوالہ مذکور)

گویا اعلیٰ سے لیکر ادنیٰ تک کسی احراری کو اپنی ساری زندگی میں بھی اس بات کی توفیق نصیب نہیں ہوئی۔ کہ غیر مسلموں کو اسلام کا تحفہ پیش کریں۔ اور اسلام کے پہلو میں بڑھنے والے کفر کو روکنے کی سعی کریں۔ اس کے بالمقابل جماعت احمدیہ کے تبلیغی کام اور حسن کارکردگی کے متعلق اخبارات میں بیشمار آراء نہ صرف مسلمانوں کی طرف سے ہی شائع ہو چکی ہیں بلکہ آریوں اور عیسائیوں کیطرف سے بھی اسی قسم کا اظہار کیا گیا ہے چنانچہ بعض آراء کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

(۱) "تمام مسلمانوں میں سب سے زیادہ ٹھوس اور موثر کام کرنے والی طاقت احمدیہ جماعت ہے۔ اور بلا مبالغہ احمدیہ تحریک ایک خوفناک آتش فشاں پہاڑ ہے"۔ (اخبار تیج دہلی ۲۵ جولائی ۱۹۲۷ء)

(۲) "احمدی لوگ تمام ملک کے مسلمانوں میں سب سے زیادہ ٹھوس اور مسلسل تبلیغی کام کرنے والے ہیں۔ اور ان کی تبلیغی جدوجہد اس وقت ہمیں سب سے زیادہ نقصان پہنچا رہی ہے" (پرتاپ ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۹ء)

(۳) "احمدیت اسلام کو جو قوت دینے کے لئے ہے اور اسی کی برکت ہے۔ کہ باوجود چند اختلافات کے احمدی فرقہ اسلام کی سچی اور پرجوش خدمت ادا کرتے ہیں۔ جو دوسرے مسلمان نہیں کرتے" (رسالہ مجدد مولانا محمد علی جوہر)

(۲) "اس وقت ملک میں ایک احمدی جماعت ہی اسلام کا باقاعدہ کام کر رہی ہے۔ اور دیگر تمام مسلمانوں کی کوئی انجمن اشاعت اسلام نہیں ہے" (مبیہ اخبار ۱۱، نومبر ۲۲ء)

مندرجہ بالا حوالہ جات اس بات کا روشن ثبوت ہیں کہ جماعت احمدیہ جس مقصد کو لیکر اٹھی تھی۔ وہ اس کو پورا کرنے میں کامیاب ہو رہی ہے۔ لیکن اس کے مخالفین کے پاس سوائے خالی شور و غوغا بلند بانگ خالی دعووں کے اور کچھ نہیں۔

ساس اور بہو کے تنازعات اور جھگڑے

قرآن کریم میں ہر بیماری کا علاج اور ہر قسم کی لڑائی اور جھگڑوں کے انسداد سے متعلقہ احکام موجود ہیں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین (بنی اسرائیل) یعنی قرآن کریم مومنوں کے لئے شفاء اور رحمت کا موجب ہے۔ نیز فرماتا ہے۔ ما فرطنا فی الکتٰب من شیٔ۔ کہ ہم نے اس کتاب میں کسی چیز کی کمی نہیں رہنے دی۔ اب اگر کمی ہے تو عمل کی ہے۔ جس کے نتیجے میں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

ساس اور بہو کے تنازعات اور جھگڑے ہمارے ہاں میں بھی بہت ہوتے ہیں۔ بہت کم بہوئیں ہیں۔ جو ساس کا ادب و احترام کما حقہ بجا لاتی ہیں۔ اور بہت کم ساسیں ہیں۔ جو بہوؤں کو بیٹی بنا کر رکھتی ہیں۔ یہ تو ان گھروں کا حال ہے۔ جن میں ساسیں برسر اقتدار ہوتی ہیں۔ اور جن گھروں میں بہوئیں برسر اقتدار ہوں۔ ان میں ساسوں کا حال برا ہوتا ہے۔ اور بر طبق مثل قہر درویش بر جان درویش وہ اپنا وقت گزارتی ہیں۔ اس بد انتظامی میں مردوں کا بھی دخل ہوتا ہے۔ خدا نے الرجال قوامون علی النساء الخ کے ماتحت مرد کو قیم اور منتظم بنایا ہے۔ مگر وہ انتظام قائم نہیں کرتے۔

(۲) اگر قرآن کریم کے مطابق عمل ہو۔ اور شریعت کی حدود کو قائم کیا جائے۔ تو یہ خرابی دور ہو سکتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ آیت ان تاکلوا من بیوتکم او بیوت آبائکم او بیوت امھاتکم الخ (نور) کے ماتحت فرماتے ہیں۔ "ہندوستان میں لوگ اکثر اپنے گھر میں خصوصاً ساس۔ بہو کی لڑائی کی شکایت کرتے رہتے ہیں۔ قرآن مجید پر عمل کریں تو ایسا نہ ہو۔ دیکھو اس آیت میں ارشاد ہے۔ کہ گھر الگ الگ ہوں۔ ماں کا گھر الگ۔ اولاد شادی شدہ کا گھر الگ۔" (درس القرآن صفحہ ۲۰ ملہم)

مندرجہ الٰہی ارشاد کے ماتحت اگر والدین اپنی اولاد کی شادیاں کریں۔ اور ان کو الگ مکان اور کمرے دیں۔ ساس کا کمرہ الگ ہو۔ بہو کا کمرہ الگ ہو۔ تو ساس بہو کے تنازعات کا حل ہو سکتا ہے۔ بلکہ لڑائی ختم ہو سکتی ہے۔ لوگ اور طرح طرح کے اخراجات برداشت کر لیتے ہیں۔ مگر مکان اور کمرہ الگ دینے میں قسما قسم کے حیلے اور عذرات پیش کر دیں گے۔ اور اسے اپنی طاقت سے بالا قرار دیں گے۔ حالانکہ مکان اور کمرہ انہوں نے اپنی طاقت کے مطابق دینا ہوتا ہے۔ پس چاہیئے۔ کہ اسلام کے احکام کو مقدم کیا جائے۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

نوٹ:۔ مندرجہ ذیل عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کا تقرر ۳۰ اپریل ۱۹۵۳ء تک منظور کیا جاتا ہے۔ متعلقہ جماعت ہائے احمدیہ نوٹ فرمالیں۔ اور نئے عہدیدار سابقہ عہدیداروں سے چارج لیکر دو ہفتہ تک مرکز میں رپورٹ کریں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

مقام	عہدہ	نام
۱۷۔ صابو بھڈیار P.O سوکن ونڈ ضلع سیالکوٹ	پریذیڈنٹ	چوہدری جلال الدین صاحب
	سیکرٹری تعلیم و تربیت	,, نواب الدین صاحب
	,, مال	مولوی محمد عبد اللہ صاحب
	,, تبلیغ	چوہدری شکر دین صاحب
	امام الصلوٰۃ	,, نواب الدین صاحب
۱۸۔ Basiout Pur P.O Shampur Dstt. Rangpur E. Pakistan	پریذیڈنٹ	M. Hussan Sb.
	سیکرٹری	Nizamud Din Ahmad Sb.
۱۹۔ جہلم	سیکرٹری تبلیغ	سید سردار شاہ صاحب انگلش ٹیچر گورنمنٹ سکول مشین محلہ جہلم
	,, امور عامہ	ڈاکٹر نور الٰہی صاحب ملک
۲۰۔ مانسر کیمپ ضلع کیمبل پور	پریذیڈنٹ	منشی عبد الحمید صاحب میڈیکل ہال
	جنرل سیکرٹری	میاں فضل حسین صاحب
	سیکرٹری تعلیم و تربیت	میاں نیاز احمد صاحب
	سیکرٹری تبلیغ	میاں جمال الدین صاحب
	,, مال	میاں عارف الدین صاحب
	,, امور عامہ	منشی عبد الحمید صاحب
۲۱۔ ٹھٹھہ (سندھ)	پریذیڈنٹ	ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب میڈیکل آفیسر
	سیکرٹری مال	,,
	سیکرٹری تبلیغ ,, امور عامہ	حافظ محمد فیض صاحب
	,, تعلیم و تربیت	ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب قریشی
۲۲۔ Pasua Khali E. Pak	پریذیڈنٹ	M. Fazal Kareem Sb.
	جنرل سیکرٹری	Abdul Bari Sb.

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

جماعت کوٹ احمدیاں کا کامیاب تبلیغی جلسہ

جماعت کوٹ احمدیاں وچک ۱۵۱ سندھ کا مشترکہ تبلیغی جلسہ زیر صدارت جناب صوفی محمد رفیع صاحب پراونشل امیر سندھ مورخہ ۶، ۷ را کتوبر ۱۹۵۱ء چک ۱۵۱ میں منعقد کیا گیا۔ جس میں کئی جماعتوں سے دوست تشریف لائے۔ علماء سلسلہ نے بھی تشریف آوری سے نوازا۔

تقاریر مندرجہ ذیل مضامین پر ہوئیں:۔ "ہم احمدی کیوں ہوئے" "احمدیت سے ہم نے کیا پایا" "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام" "حیاۃ النبیؐ" "حقیقت ختم نبوت" "مسیح موعودؑ کی آمد کی نشانیاں" "استحکام پاکستان" "جہاد" اعتراضات کے بھی جوابات دیئے گئے۔ (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ احمدیاں)

اعلان

پچھلے دنوں ایک صاحب بہاور ربوہ میں تشریف لائے تھے۔ وہ جاتے ہوئے اپنا ایک لوٹا مہمانخانہ میں بھول گئے۔ جس صاحب کا یہ ہو وہ نشانی بتلا کر ہم سے لے لیں۔ (فضل الرحمٰن حکیم افسر لنگر خانہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

مولوی حکیم محمد زاہد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شیخوپورکوٹ جو کہ ایک نہایت ہی مخلص پرانے احمدی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام میں سے ہیں۔ ان دنوں بہت مصائب اور الجھنوں میں مبتلا ہیں۔ (۲) احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ مجھے دینی اور دنیاوی ترقیات عطا فرمادے۔ اور نیز میری مشکلات کو دور فرمائے۔

اکتوبر ۱۹۵۱ء میں

قیمت اخبار جن احباب کی ختم ہو رہی ہے۔ اُن کی فہرست شائع ہو چکی ہے۔ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں

وی پی کا انتظار نہ کریں۔ ڈاک خانہ سے وی پی کی رقم وصول ہونے میں کئی سال لگ جاتے ہیں۔ بہتر یہی ہے۔ کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں اس میں آپ کو فائدہ ہے۔

(مینیجر)

ربوہ کے میدان میں مجلس خدام الاحمدیہ کا گیارھواں سالانہ اجتماع

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقاریر ۔ ورزشی کھیلیں ۔ ذہنی اور علمی مقابلے

(نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

ربوہ ۱۴؍ اکتوبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا گیارھواں سالانہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۲؍ اکتوبر کو شروع ہو کر ۱۴؍ اکتوبر کی شام کو بخیر و خوبی ختم ہو گیا۔ اجتماع کا افتتاح اور اختتام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقاریر اور دعا کے ساتھ ہوا۔ اجتماع کے تینوں دنوں حضور تشریف لا کر اپنے خدام کو نوازتے رہے۔ اور مختلف ہدایات سے مستفید فرماتے رہے۔ الحمد للہ۔ حضور کے ارشادات انشاء اللہ علیحدہ پیش کئے جائیں گے۔ اجتماع کا انتظام ربوہ کے میدان میں ۸۳۰ × ۵۲۰ فٹ کے رقبہ میں ریلوے لائن کے کچھ فاصلہ پر پہاڑیوں کے دامن میں کیا گیا تھا۔ جہاں پر خیموں کا ایک شہر آباد نظر آتا تھا۔ تمام خدام و اطفال نے یہ ایام ایک خاص تنظیم کے ماتحت چادروں کے خود ساختہ کیمپوں میں گذارے۔ جن کا سامان وہ اپنے ساتھ لائے تھے۔

دلچسپ اور مفید پروگرام

حسب سابق پروگرام ایسے طور پر مرتب کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ کہ اجتماع میں شامل ہونے والے خدام و اطفال اپنا وقت زیادہ سے زیادہ مفید اور کارآمد کاموں میں صرف کر سکیں۔ چنانچہ مختلف ذہنی مقابلوں اور ورزشی کھیلوں کے علاوہ حفظ قرآن مجید۔ مطالعہ احادیث۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دینی علمی معلومات کے مقابلے بھی رکھے گئے تھے۔ جن میں خدام بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیتے رہے۔ سحری کے وقت تہجد کے لئے جگایا جاتا۔ پھر نماز فجر باجماعت ادا کی جاتی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد اجتماعی ورزش ہوتی۔ اس کے بعد ناشتہ ہوتا۔ اور پھر مختلف مقابلے شروع ہو جاتے۔ مقام اجتماع کے مرکزی سٹیج پر لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ جہاں سے خدام کے لئے تمام ضروری ہدایات نشر کی جاتی تھیں۔ سٹیج کے ایک طرف لوائے احمدیت اور دوسری طرف لوائے پاکستان لہراتے رہے۔

اجتماع کا انتظام

مقام اجتماع میں مقیم خدام چار بلاکوں میں منقسم تھے۔ جن کے نام امانت، صداقت، شجاعت اور اطاعت تھے۔ ان کے نگران علی الترتیب عبدالوہاب صاحب کراچی۔ مرزا لطف الرحمن صاحب زعیم ٹی۔ آئی کالج عبدالوہاب صاحب لاہور اور عبدالحی صاحب قائد احمد نگر تھے۔ یہ نگران اپنے اپنے بلاک میں مرکزی ہدایات کی تعمیل کرانے کے ذمہ وار تھے۔ خاص اجازت کے بغیر مقام اجتماع سے باہر جانے کی کسی کو اجازت نہ تھی۔ حفاظت اور نظم کے قائم کرنے کے لئے چوبیس گھنٹے مقام اجتماع کے ارد گرد خدام کا باری باری پہرہ رہتا۔ خدام کے علاوہ جو زائر اصحاب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تقاریر سننے اور اجتماع کا پروگرام دیکھنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ ان کے لئے خاص پاس ایشوع کئے جاتے تھے۔ چنانچہ صحابہ کرام بزرگان اور دیگر انصار کو پہلے روز مستقل پاس ۱۰۴ کی تعداد میں اور زائرین کو عارضی ٹکٹ ۲۸۵ ایشوع کئے گئے یہ تمام دفتر بیرون کے سپرد تھا۔ جس کے منتظم حافظ قدرت اللہ صاحب اور نائب قریشی فیروز محی الدین صاحب تھے۔

صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مہتمم خدمت خلق کی نگرانی میں طبی امداد کا معقول انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ بہت سے افراد روزانہ طبی امداد حاصل کرتے رہے۔

مقام اجتماع کے منتظم چوہدری عبدالباری صاحب بی۔ اے تھے۔ جو اپنے معاونین کے ساتھ کام کرتے رہے۔ اجتماع میں ۱۴۵ جماعتوں کی طرف سے ۲۰۷ خدام شریک ہوئے۔ جن سے مقامی خدام (ربوہ احمد نگر۔ چنیوٹ) کی تعداد ۴۸۷ بیرونی خدام کی تعداد ۵۵ اور مرکزی کارکنان کی تعداد ۱۶۵ تھی۔ یہ خدام ۱۰۸ خیموں میں مقیم تھے۔ مرکزی کارکنوں کے خیمے اس کے علاوہ تھے۔

سپلائی

دفتر سپلائی کے منتظم چوہدری سید احمد صاحب عالمگیر تھے۔ اور ان کے نائب عبدالرشید صاحب فاروق اور قریشی محمد اکمل صاحب تھے دفتر سپلائی کے ذمہ لنگر خانہ کو اشیائے خوردنی مہیا کرنے کے علاوہ اجتماع کی تیاری کے لئے دیگر ضروری سامان مہیا کرنا تھا۔

صفائی و آب رسانی

اس کے منتظم سید داؤد احمد صاحب اور نائب ملک محمد اشرف صاحب تھے۔ مقام اجتماع میں ۳۰ زمین دوز Laterines بنائی گئیں۔ ۱۸ خدام کی گراؤنڈ میں اور بارہ اطفال کی گراؤنڈ میں۔ ان کی صفائی کے لئے چار خاکروب مقرر تھے۔ فینائل اور چونا کا انتظام بھی تھا آب رسانی کے لئے مقام اجتماع پر چار نلکے نصب کروائے گئے۔ گھڑے۔ لوٹے اور آبخورے مجالس میں تقسیم کئے گئے۔ دو سقے چھڑکاؤ اور دفاتر کو پانی مہیا کرنے کے لئے رکھے گئے۔

اوقات

اس کے منتظم صوفی بشارت الرحمن صاحب ایم۔ اے اور نائب میر مسعود احمد صاحب تھے۔ گھنٹی کے ذریعہ اوقات کا اعلان کرنا اور پروگرام کو وقت مقررہ پر شروع اور ختم کرانا اسی دفتر کے ذمہ تھا

پہرہ

اس کے منتظم مولوی محمد صدیق صاحب تھے۔ اس دفتر کے ذمہ مقام اجتماع کے ارد گرد اور جھنڈوں پر پہرہ مقرر کرنے کا انتظام تھا۔ پہرہ رات کے دس بجے سے صبح چار بجے تک ہر دو گھنٹے کے بعد اور صبح چار بجے سے رات کے ۱۰ بجے تک ہر تین گھنٹے کے بعد تبدیل ہو جاتا تھا اس کے لئے ہر دفعہ ہر بلاک سے مقررہ تعداد میں خدام لئے جاتے تھے

دفتر اندرون

اس کے منتظم قریشی عبدالرشید صاحب اور نائب چوہدری سعید احمد [illegible] صاحب تھے۔ اس دفتر کے ذمہ ان خدام کو جو کسی ضرورت کے لئے مقام اجتماع سے باہر جانا چاہیں۔ مقررہ وقت کیلئے اجازت نامے جاری کرنے کا کام تھا۔ صبح اور شام ہر بلاک سے دس دس خدام کو باہر جانے کی اجازت تھی۔

روشنی۔ لاؤڈ سپیکر و خیمہ جات

اس کے منتظم حسن محمد خان صاحب عارف تھے۔

دفتر خوراک

اس کے منتظم مولوی غلام باری صاحب سیف اور نائبین عبدالوحید خان صاحب۔ غلام احمد صاحب سید عزیز احمد صاحب اور فیروز الدین صاحب تھے۔ دفتر اندرون سے خدام کی تعداد کے مطابق ہر قطعہ کے نگران کو پرچیاں ملجاتی تھیں۔ اور ان کے مطابق باری باری ہر قطعہ کے خدام لنگر خانہ سے جا کر اپنا کھانا حاصل کر لیتے تھے۔

دفتر مرکزیہ

اس کے ذمہ شوریٰ۔ ریکارڈ کیپنگ۔ اشاعت اور فوٹوگرافی وغیرہ تھی۔ اس کے منتظم چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے معتمد مجلس خدام الاحمدیہ [illegible] صاحب نائب [illegible] تھے۔

[illegible] مقابلے

[illegible] کے منتظم [illegible] صاحب تھے ۱۲؍ اکتوبر بروز جمعہ چک [illegible] اور ٹی آئی کالج کے درمیان فٹ بال کا میچ ہوا۔ جس میں دونوں ٹیمیں برابر رہیں۔ آخر قرعہ پر فیصلہ ہوا۔ جس میں چک ۳۳ جیت گیا۔

کبڈی کا میچ لائل پور اور ربوہ کے درمیان ہوا جس میں لائلپور ربوہ کے مقابلہ میں چھ پوائنٹ سے جیت گیا۔

بلند آواز میں محمد اکبر صاحب افضل جامعہ احمدیہ احمد نگر اول اور [illegible] احمد صاحب جامعہ احمدیہ احمد نگر دوم تھے۔ لمبی چھلانگ میں احسان الہیٰ جامعہ احمدیہ احمد نگر اول اور محمد اسلم صاحب ٹی۔ آئی کالج لاہور دوم رہے۔ حفظ ذہنی سونگھنے۔ اور چکھنے میں سید منور احمد صاحب بخاری راولپنڈی اول اور محمد بشیر صاحب شاد جامعہ احمدیہ احمد نگر دوم رہے۔ فاصلہ کے اندازہ کرنے میں دو خدام شریک ہوئے۔ لیکن دونوں فیل ہو گئے۔

۱۳؍ اکتوبر کو مندرجہ ذیل مجالس کے درمیان والی بال کے مقابلے ہوئے۔ کھاریاں اور چھور چک کے درمیان کھاریاں کامیاب ہوا۔ لائلپور اور چک ۸۷ سرگودہا کے درمیان جس میں ۸۷ سرگودہا کامیاب ہوا۔ ربوہ اور ٹی۔ آئی کالج کے درمیان جس میں ربوہ کامیاب ہوا کبڈی کا میچ ٹی۔ آئی۔ کالج اور سرگودہا کے درمیان ہوا جس میں سرگودھا کامیاب ہوا۔

فٹ بال کے میچ چک ۳۳ سرگودہا اور لائلپور کے درمیان اور ربوہ اور ٹی آئی ہائی سکول چنیوٹ کے درمیان ہوئے جس میں علی الترتیب چک ۳۳ اور ربوہ کامیاب ہوئے۔ سو گز کی دوڑ میں سید منور احمد صاحب بخاری راولپنڈی اول اور منظور احمد صاحب چک ۶۵۰ دوم رہے۔

۲۲۰ گز کی دوڑ میں سید منور احمد صاحب بخاری راولپنڈی اول اور محمد اسلم صاحب باجوہ ٹی۔ آئی۔ کالج لاہور دوم رہے۔

فٹ بال کا فائنل میچ ربوہ اور چک ۳۳ کے درمیان ہوا۔ جس میں ربوہ کی ٹیم ایک گول پر جیت گئی کبڈی فائنل کا میچ سرگودہا اور لائلپور کے مابین ہوا۔ جس میں سرگودہا کی ٹیم دو پوائنٹ پر جیت گئی۔ مشاہدہ معائنہ میں اول عنایت اللہ صاحب بلاک الف ربوہ اور دوم محمد اکبر صاحب افضل جامعہ احمدیہ رہے جیولن تھرو میں سید منور احمد صاحب بخاری راولپنڈی اول اور مبارک احمد صاحب جہلم و مرزا لطف الرحمن صاحب ٹی۔ آئی۔ کالج ہر دو صاحبان دوم رہے

ٹیکنیکل مقابلہ (سائیکل کا کھولنا جوڑنا) میں سعادت علی صاحب بلاک الف ربوہ اول اور مسعود احمد صاحب منٹگمری دوم رہے۔

سائیکل ریس کے مقابلے میں سید نسیم احمد صاحب اول اور محمد اسحٰق صاحب خلیل دوم رہے۔

پیغام رسانی میں نذیر احمد صاحب جامعہ احمدیہ احمد نگر اول اور مرزا رفیق احمد صاحب ربوہ [illegible] دوم رہا۔ (باقی آئندہ)

(باقی آئندہ)